



كلاس: 12th

مضمون: اردو

سبق 1: مناقب عمر بن عبد

العزیز

علامہ شبلی نعمانی (1857ء تا 1914ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. حضرت عمر بن عبدالعزیز کو کس لقب سے یاد کیا جاتا ہے؟

(ا) عمر فاروق

(ب) عمر ثانی

(ج) ہشام بن عبد الملک

(د) عباس

2. حضرت عمر بن عبدالعزیز کی کتاب سیرت العمرین کے مصنف کون ہیں؟

(ا) ابن سلیمان

(ب) ابن جوزی

(ج) ابن ہشام

(د) مسلمہ بن عبدالملک

3. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے غیر مسلموں کے ساتھ کس اصول پر عمل کیا؟

(ا) مذہبی تفریق

(ب) عدل و انصاف

(ج) خودداری

(د) سختی

4. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عباس کی زمین کس کے حق میں واپس کرائی؟

(ا) عبدالملک

(ب) عیسائی

(ج) مسلمہ

(د) ابن سلیمان

5. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں کس کے حق میں واپس کیں؟

(ا) اپنے خاندان کے لیے

(ب) رعایا کے لیے

(ج) بنو امیہ کے لیے

(د) عباسیوں کے لیے

6. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں واپس کرنے کے لیے کس سے مشورہ کیا؟

(ا) اپنے بیٹے سے

(ب) مذہبی علماء سے

(ج) غلام مزاحم سے

(د) ابن سلیمان سے

7. حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سب سے بڑی خصوصیت کیا تھی؟

(ا) دولت مند ہونا

(ب) عدل و انصاف

(ج) طاقتور ہونا

(د) عبادت کرنا

8. حضرت عمر بن عبدالعزیز کا نظام حکومت کس اصول پر مبنی تھا؟

(ا) طاقت اور خوف

(ب) مساوات اور جمہوریت

(ج) خاندان پرستی

(د) فوجی حکومت

9. حضرت عمر بن عبدالعزیز کے کھانے کے طریقے میں کون سا اصول تھا؟

(ا) شاہانہ کھانے

(ب) عام مسلمانوں کے ساتھ کھانا

(ج) مہنگی دعوتیں

(د) صرف اہل خاندان کے لیے

10. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کس وقت منبر پر جا کر اعلان کیا کہ جاگیریں واپس کی جائیں؟

(ا) صبح

(ب) نماز ظہر کے بعد

(ج) شام

(د) رات

11. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے غیر مسلم مہمانوں کے کھانے کے لیے کیا کیا؟

(ا) مفت کھانا دیا

(ب) نہ دیا

(ج) ٹیکس لگایا

(د) صرف انعام دیا

12. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے غلام مزاحم سے کس بارے میں مشورہ لیا؟

(ا) جنگ کے لیے

(ب) جاگیریں واپس کرنے کے لیے

(ج) عبادت کے لیے

(د) حج کے لیے

13. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ابن سلیمان کے ساتھ کس طرح سلوک کیا؟

(ا) سختی سے

(ب) اپنے بیٹے کے برابر

(ج) بے خیال

(د) رشوت دی

14. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدالت میں سب کو کس مقام پر رکھا؟

(ا) برابر

(ب) کم تر

(ج) زیادہ اہم

(د) خاندانی افراد کو ترجیح

15. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے وفات کے وقت کتنی رقم چھوڑی؟

(ا) ایک کروڑ دینار

(ب) 17 دینار

(ج) 1000 دینار

(د) 100 دینار

16. حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سب سے بڑی خصوصیت یہ تھی کہ وہ...

(ا) سخت گیر حکمران تھے

(ب) انصاف پسند اور متقی تھے

(ج) دنیاوی دولت پسند تھے

(د) فوجی حکمران تھے

17. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کس کے اثرات ختم کیے؟

(ا) رعایا کے

(ب) بنو امیہ کے ظلم و زیادتی

(ج) عباسیوں کے

(د) غیر مسلموں کے

18. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں کیوں واپس کیں؟

(ا) خاندانی دشمنی کے لیے

(ب) دین اور انصاف کے لیے

(ج) حکومت مضبوط کرنے کے لیے

(د) فوج کے دباؤ سے

19. حضرت عمر بن عبدالعزیز کا رویہ عوام کے ساتھ کیسا تھا؟

(ا) جابرانہ

(ب) مساوی اور شفاف

(ج) ظلم پر مبنی

(د) صرف مالداروں کے حق میں

20. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عوامی شکایات کو کس بنیاد پر حل کیا؟

(ا) فوجی طاقت

(ب) قرآن و شریعت

(ج) خاندانی اثر

(د) ذاتی مرضی

21. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عدالت میں غیر مسلموں کے حق میں فیصلہ کیسے دیا؟

(ا) رشوت لے کر

(ب) قرآن کی تعلیمات کے مطابق

(ج) طاقت کے زور پر

(د) بیٹے کی مرضی سے

22. حضرت عمر بن عبدالعزیز کی معاشرتی پالیسی کیا تھی؟

(ا) مساوات اور خدمت عوام

(ب) صرف خاندان کی خدمت

(ج) ظلم اور زیادتی

(د) فوجی حکمرانی

23. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عیسائیوں کے ساتھ کیسا رویہ رکھا؟

(ا) سخت

(ب) عادلانہ اور مہربان

(ج) بے خیال

(د) ظلم و جبر

24. حضرت عمر بن عبدالعزیز کے دور میں عدالت میں نکتہ چینی کی اجازت تھی؟

(ا) نہیں

(ب) ہاں

(ج) صرف عوام کے لیے

(د) صرف اہل خاندان کے لیے

25. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں واپس کرنے کا اعلان کہاں کیا؟

(ا) بازار میں

(ب) مسجد کے منبر پر

(ج) گھر میں

(د) عدالت میں

26. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے وفات کے وقت کس کے لیے زمین خریدی؟

(ا) اپنے لیے

(ب) ایک عیسائی سے

(ج) بنو امیہ کے لیے

(د) رعایا کے لیے

27. حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت کا اصول کیا تھا؟

(ا) ظلم و جبر

(ب) مساوات و انصاف

(ج) خاندان پرستی

(د) صرف مذہبی اصول

28. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی جاگیریں واپس کرنے کا فیصلہ کس کے مشورے سے کیا؟

(ا) علماء، غلام اور بیٹے

(ب) صرف بیٹے سے

(ج) صرف خاندان سے

(د) فوج سے

29. حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی دولت میں سب سے زیادہ کیا رکھا؟

(ا) زیورات

(ب) دولت کم

(ج) زمینیں

(د) جاگیریں

30. حضرت عمر بن عبدالعزیز کے عدل و انصاف کی مثال کون سا واقعہ ہے؟

(ا) عیسائی کی زمین واپس کروانا

(ب) اپنی دولت بڑھانا

(ج) خاندان کو ترجیح دینا

(د) فوجی طاقت دکھانا

❖ خلاصہ: مناقب عمر بن عبد العزیز

تعارف:

حضرت عمر بن عبدالعزیز، جنہیں "عمر ثانی" کہا جاتا ہے، اپنی عدل و انصاف، دیانتداری اور اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کی وجہ سے مشہور ہوئے۔ ان کی خلافت میں عوام کے حقوق، مساوات، اور قانون کی بالادستی سب سے اہم اصول تھے۔

1. عدل و انصاف

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہمیشہ انصاف کو اپنی زندگی کا بنیادی اصول بنایا۔

ایک واقعہ کے مطابق، حمص کا ایک عیسائی خلیفہ کے دربار میں آیا اور شکایت کی کہ عباس نے اس کی زمین پر قبضہ کر لیا ہے۔

عباس نے کہا کہ یہ زمین اس کے والد ولید بن عبد الملک کی عنایت ہے، لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا: "خدا کی تحریر دنیاوی تحریر سے مقدم ہے۔"

اس طرح انہوں نے زمین عیسائی کو واپس کر دی۔

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ حضرت عمر کی عدالت میں حق اور انصاف ہمیشہ مقدم تھا، چاہے مدعی طاقتور ہو یا کمزور۔

2. جاگیروں کا انصاف اور رعایا کے حقوق

بنی امیہ کے حکمران خاندان نے رعایا کی زمینیں اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو جاگیر کے طور پر دے دی تھیں، جو غیر قانونی اور ظلم پر مبنی تھا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ تمام جاگیرات واپس کروائیں۔

ان کے خاندان اور اولاد کو بھی کسی رعایت کی اجازت نہیں دی۔

انہوں نے علماء اور اپنے غلام مزاحم سے مشورہ کیا اور فیصلے میں سب کے حقوق کا خیال رکھا۔

مثال کے طور پر ابن سلیمان نامی شخص نے اپنے خاندان کی زمین واپس نہ دینے کی کوشش کی، لیکن حضرت عمر نے عوام کے حق کو مقدم رکھا۔

3. عام لوگوں کے ساتھ مساوات

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سب کے لیے مساوات کو یقینی بنایا:

بادشاہ کو کسی پر فوقیت نہیں تھی۔

عوام کے لیے لنگر خانہ بنایا، اور خود بھی وہیں کھاتے۔

معاشرتی اور ذاتی زندگی میں بھی سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔

ایک واقعہ میں رات کے وقت ایک شخص مسجد میں پڑا ہوا تھا اور حضرت عمر کے پاؤں لگ گئے۔ پولیس نے سزا دینے کی کوشش کی، لیکن حضرت عمر نے فرمایا: "اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔"

4. غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک

حضرت عمر بن عبدالعزیز صرف مسلمانوں کے لیے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے لیے بھی انصاف اور احترام کی مثال تھے:

اکثر عیسائی اور یہودی ان کے مہمان رہتے اور ان کے ساتھ کھانے پینے میں برابری کا سلوک کرتے۔

خرید و فروخت میں انصاف کرتے اور قیمت ادا کرتے۔

وفات کے وقت بھی اپنے مقبرے کے لیے جو زمین ایک عیسائی کی تھی، اسے خرید کر قیمت ادا کی۔

5. سادگی اور دنیاوی مال سے کنارہ کشی

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی زندگی سادگی اور عبادت کی مثال تھی:

ان کی زندگی میں دولت اور مال کے بجائے عدل، دیانتداری اور عوام کی خدمت کو ترجیح دی گئی۔

وفات کے وقت ان کے پاس صرف 17 دینار بچے، جن میں سے بیشتر تجہیز و تکفین کے لیے استعمال ہوئے۔

6. قانون کی بالادستی اور آزادی

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عوام کے حقوق اور آزادی کو یقینی بنایا:

ظالم حکمرانوں کی بدعتیں ختم کیں اور عوام کو آزادی سے اپنے مسائل عدالت میں پیش کرنے کا حق دیا۔

عدالت میں سب کو برابر مقام دیا، چاہے وہ طاقتور شخص ہو یا عام شہری۔

ایک واقعہ میں مسلمہ بن عبدالملک کو عدالت میں بیٹھنے کی اجازت نہ دی گئی جب فریق مقدمہ کھڑا تھا، اور فیصلہ عوام کے حق میں کیا گیا۔

◆ نتیجہ:

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی خلافت عدل، مساوات، دیانتداری اور حقیقی اسلامی اصولوں کی عملی تصویر تھی۔

عوام، غیر مسلم اور خاندان سب کے ساتھ انصاف کرتے۔

دنیاوی دولت اور اقتدار کے بجائے حق، قانون اور دین کو مقدم رکھا۔

ان کی زندگی اور حکمرانی آج بھی طلباء کے لیے اخلاق، قیادت اور عدل کا روشن نمونہ ہے۔

🌸 سیاق و سباق اور تشریح:

پیراگراف 1: تعارف اور کتاب کا حوالہ

متن:

علامہ ابن جوزی نے حضرت عمر فاروق اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کے حالات پر کتاب سیرت العمرین لکھی۔ ہم نے یہ کتاب مصر کے کتب خانہ خدیو میں دیکھی، جس سے حضرت عمر فاروق کے لیے مفید معلومات منتخب کی گئیں۔ علامہ موصوف نے اس کتاب میں خاص طور پر ان کے اخلاق اور عدل و انصاف کو اجاگر کیا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی سب سے نمایاں خصوصیت غیر مسلموں کے ساتھ ان کا عدل و انصاف تھا۔ ان کی مذہبی حیثیت کے سبب انہیں عمر ثانی کا لقب دیا گیا۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف قارئین کو یہ بتاتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی شخصیت کو سمجھنے کے لیے معتبر تاریخی ماخذ جیسے سیرت العمرین کا حوالہ لیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس مطالعے کا مقصد صرف ان کی سیاسی کامیابی یا فوجی طاقت نہیں بلکہ اخلاق، عدل اور انصاف پر روشنی ڈالنا ہے۔ اس کا مقصد یہ سمجھانا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کی شخصیت اسلامی اصولوں کا عملی مظہر تھی، اور غیر مسلموں کے ساتھ ان کا سلوک مذہب اسلام کی تعلیمات کے مطابق تھا۔

تشریح:

یہ تعارف ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ حقیقی قیادت صرف طاقت یا سلطنت کے حصول میں نہیں بلکہ عدل و انصاف، اخلاق اور مساوات میں ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز کو عمر ثانی کا لقب اس لیے ملا کیونکہ انہوں نے عدل اور دیانتداری کے ذریعے حکومت کو اسلامی اصولوں کے مطابق بنایا۔ یہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ قیادت میں اخلاق اور اصولی فیصلہ سب سے اہم ہیں۔

پیراگراف 2: عیسائی کی زمین کا تنازعہ

متن:

ایک دن حضرت عمر بن عبدالعزیز مسند خلافت پر بیٹھے تھے۔ حمص کا ایک عیسائی دربار میں آیا اور شکایت کی کہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے بیٹے عباس نے میری زمین پر زبردستی قبضہ کر لیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عباس کی طرف دیکھا، جس نے کہا کہ زمین اس کے پاس تحریری سند کے ساتھ ہے۔ خلیفہ نے عیسائی سے پوچھا کہ وہ کیا کہتا ہے، تو اس نے قرآن کی تعلیمات کے مطابق فیصلہ مانگا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے عباس سے کہا کہ خدا کی تحریر تمہارے والد کی تحریر پر مقدم ہے اور زمین عیسائی کے حق میں واپس کر دی۔

سیاق و سباق:

یہ واقعہ خلافت کے ابتدائی دور میں ہوا جب بعض غیر مسلم اپنے حقوق کے لیے عدل کی درخواست کرتے تھے۔ یہاں اس بات پر زور دیا گیا کہ خلیفہ کے فرائض میں عدل و انصاف کو مقدم رکھنا ضروری ہے، چاہے اس کا تعلق طاقتور یا حکمران خاندان کے فرد سے ہو۔ یہ واقعہ اس بات کو اجاگر کرتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ذاتی یا خاندانی مفاد کو مذہبی اور قانونی اصول پر مقدم نہیں رکھا۔

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ عدل و انصاف میں سب برابر ہیں، اور قانون کی بالادستی ہر انسان کے لیے لازمی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے قرآن کی تعلیمات کو مقدم رکھتے ہوئے فیصلہ کیا، یہ اصولی قیادت کی مثال ہے۔ یہ غیر مسلموں کے ساتھ انصاف کا عملی مظہر بھی ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام میں عدل ہر انسان کے لیے ہے، نہ کہ صرف مسلمانوں کے لیے۔

پیراگراف 3: بنو امیہ کی ناجائز جاگیریں واپس کرنا

متن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سلاطین بنی امیہ کی ناجائز کارروائیوں کا تدارک کیا۔ انہوں نے ملک کا بڑا حصہ، جو رعایا کے قبضے میں تھا، اپنے خاندان کے ممبروں کو جاگیر میں دے دیا گیا تھا، واپس کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ ابتدائی طور پر یہ اقدام خاندان کے لیے ناپسندیدہ تھا، لیکن انہوں نے کچھ احتیاط کے ساتھ اصلاحات کا آغاز کیا۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف ریاستی اصلاحات اور عوامی فلاح و بہبود کی ایک بڑی مثال ہے۔ بنو امیہ نے اپنی دولت اور زمین کو خاندان کے افراد میں تقسیم کر کے عام عوام کے حقوق پامال کیے تھے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے یہ اصلاحات عوام کے حقوق کے تحفظ کے لیے کیں، لیکن وہ خاندان اور عوام کے درمیان توازن بھی رکھنا چاہتے تھے تاکہ بغاوت یا داخلی تنازعہ نہ ہو۔

تشریح:

یہ ہمیں سکھاتا ہے کہ عدل اور اصلاحات کے لیے شجاعت اور حکمت دونوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ظلم کو ختم کرنے کے لیے خاندان کے دباؤ کو برداشت کیا اور عوام کے حقوق کے تحفظ کو مقدم رکھا۔

پیراگراف 4: خاندان کی مخالفت کے باوجود اصلاحات

متن:

جب حضرت عمر بن عبدالعزیز نے جاگیریں واپس کرنے کا ارادہ کیا تو خاندان نے اُم عمر کو سفیر بنا کر بھیجا تاکہ مخالفت ظاہر کی جا سکے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ وہ قیامت کے سوا کسی دن سے نہیں ڈرتے۔ یہ سن کر اُم عمر مایوس ہو کر واپس چلی گئیں۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف اس بات کو واضح کرتا ہے کہ اصول پسندی اور خوف سے آزاد قیادت کس طرح کی جاتی ہے۔ خاندان کا دباؤ اور مخالفت عام تھی، مگر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے اصولی موقف پر قائم رہنے کو ترجیح دی۔

تشریح:

یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر قیادت میں اصولی فیصلے کرنے ہوں تو ذاتی یا خاندانی دباؤ کو خاطر میں نہیں لانا چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اصول پسندی کو اپنی ذمہ داری اور عبادت سمجھا، جس سے قیادت میں عدل اور شجاعت کا سبق ملتا ہے۔

پیراگراف 5: علماء اور غلاموں سے مشورہ

متن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنے غلام مزاحم اور علماء جیسے مکھول، میمون بن مہران اور ابو قلابہ سے مشورہ کیا تاکہ جاگیریں واپس کرنے کا فیصلہ صحیح اور منصفانہ ہو۔ مزاحم نے بال بچوں کی فلاح کا مشورہ دیا، لیکن حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا کہ ان کا مالک خدا ہے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف قیادت میں مشاورت کی اہمیت اور اصولی فیصلہ کرنے کے عمل کو واضح کرتا ہے۔ یہاں دیکھا جا سکتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے مشورہ لیا، لیکن آخری فیصلہ اصول اور قانون کے مطابق کیا۔

تشریح:

یہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ قیادت میں مشاورت ضروری ہے، لیکن فیصلہ اصول اور عدل کے مطابق ہونا چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ذاتی تعلقات یا جذبات کو مقدم نہیں رکھا بلکہ خدا کے سامنے جوابدہی کو مقدم رکھا۔

پیراگراف 6: عوامی اعلان اور منبر پر اقدام

متن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے نماز ظہر کے بعد منبر پر اعلان کیا کہ تمام جاگیریں واپس کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے جاگیریں کتر کر عوام کے سامنے پھینک دی، تاکہ سب دیکھ سکیں کہ دولت اور زمین پر ظلم و زیادتی نہیں ہوگی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف عوام میں شفافیت اور عدل کے عملی مظہر کو ظاہر کرتا ہے۔ اس اقدام سے یہ پیغام گیا کہ رہنمائی میں انصاف اور شفافیت لازمی ہے، اور سب کے حقوق برابر ہیں۔

تشریح:

یہ واقعہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ عدل صرف فیصلہ کرنے میں نہیں بلکہ اس کے عوامی مظاہر میں بھی ہونا چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہر شہری کو دکھایا کہ کسی کی زمین یا دولت پر ناجائز قبضہ نہیں ہوگا۔

پیراگراف 7: عام لوگوں کے ساتھ برابری اور عدل

متن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی حکومت میں مساوات اور جمہوریت کے اصول نافذ تھے۔ وہ عام لوگوں کے لیے روزانہ درہم بھیجتے اور لنگر خانہ میں عام مسلمانوں کے ساتھ کھاتے۔ عدالت میں سب کے حقوق برابر تھے اور کوئی بادشاہی ترجیح نہیں تھی۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف عدل و مساوات کو روزمرہ زندگی میں نافذ کرنے کی مثال ہے۔ صرف حکومتی سطح پر نہیں بلکہ معاشرتی اور ذاتی زندگی میں بھی حضرت عمر بن عبدالعزیز نے سب کے ساتھ یکساں سلوک کیا۔

تشریح:

یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ قیادت میں مساوات اور انصاف کو ہر سطح پر نافذ کرنا ضروری ہے، چاہے وہ شہری ہوں یا حکومتی اہلکار۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے ہر شخص کے حقوق کو برابر تسلیم کیا۔

پیراگراف 8: وصیت اور دولت کی کمیت

متن:

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے وفات کے وقت دولت میں سب سے زیادہ کمی رکھی۔ انہوں نے باقی رقم بھی عوام یا ورثا کے حق میں واپس کی۔ ان کے بعد صرف 17 دینار باقی رہ گئے، جن میں سے 10 دینار ورثا میں تقسیم ہوئے۔

سیاق و سباق:

یہ پیراگراف دنیاوی لذتوں سے بے نیازی اور اللہ کی رضا کو مقدم رکھنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی ذاتی زندگی میں بھی عدل، دیانتداری اور اصول پسندی کو برقرار رکھا۔

تشریح:

یہ ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ قیادت صرف عہدے یا طاقت کے لیے نہیں بلکہ اخلاق، انصاف اور اللہ کے سامنے جوابدہی کے لیے ہونی چاہیے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دنیاوی دولت کو سب سے کم ترجیح دی اور سب کے حقوق کا تحفظ کیا۔

Note:

This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.

No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.